مسز انجمن آرا ء صدیقی۔ کراچی

ایک مطالعہ

سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۹ شعبان اور ایک روایت کے مطابق یکم ماہِ رمضان المبارک سنہ ۴۷۰ھ (مطابق ۱۰۷۷ء) کو سیدنا حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت بمقام گیلان ہوئی۔ آپ کا نام نامی عبدالقادر لقب محی الدین، کنیت ابومحمد اور جیلانی کی وجہ تسمیہ آپ کا شہر گیلان سے تعلق ہے۔ آثارِ سعادت آپ میں بچپن ہی سے نمایاں تھے۔ آپ حسنی سید تھے اور آپ کا سلسلہ نسب دس واسطوں سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

آپؒ کے والد ماجد جناب موسیٰ ابوصالح جنگی دوست بن موسیٰ بن ابوعبداللہ عظیم بزرگانِ دین میں سے تھے۔ اور عشقِ جہاد فی سبیل اللہ کی وجہ سے ان کا لقب ہی جنگی دوست پڑ گیا تھا۔ اُن کا انتقال شیخؒ کے بچپن ہی میں ہو گیا تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی فاطمہ، کنیت ام الخیر اور لقب اَمۃ الجبار تھا۔ وہ حضرت عبداللہ صومعی الزاہد الحسینی کی دختر تھیں۔ چونکہ ایامِ طفلی میں ہی آپ شفقتِ پدری سے محروم ہو گئے تھے، اس لئے آپ کے سیرت و کردار کی تشکیل اور تعلیم و تربیت کا بارِ گراں آپ کی والدہ محترمہ کے تنہا کاندھوں پر آن پڑا۔

سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کی تعلیم سے بہرہ مند ہونے کے بعد طلبِ علم کی تڑپ و شوق سے مجبور ہو کر مزید علم حاصل کرنے کے لئے بغداد جانے کا قصد فرمایا کہ جہاں اِن دنوں علم و فضل کا دریا موجزن تھا۔

شیخؒ صرف اٹھارہ سال کی عمر میں بغداد تشریف لے گئے اور یوں پوری تندہی اور لگن کے ساتھ حصولِ علم میں مشغول ہو گئے۔ جملہ علوم باکمال اساتذہ، نامور علماء کرام اور ائمہ فن سے حاصل کئے۔

اخبار الاخیار میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر نے جب وعظ کی ابتداء فرمائی تو اِس وقت چند اشخاص ہی شریکِ مجلس ہوتے تھے لیکن نہایت ہی قلیل عرصے

میں حاضرین کی ایسی کثرت ہوئی اور ہجوم بڑھا کہ شہر کی عید گاہ میں وعظ و تقریر کا سلسلہ شروع کرنا پڑا کہ جہاں ستر ستر ہزار حاضرین جمع ہو جاتے۔ آپ کی مجالس اتنی پُرتاثیر، ایمان افروز، مُدلل اور حسبِ حال ہوتیں کہ بقول حضرت شیخ کیسانی کوئی مجلس، کوئی نشست ایسی نہ ہوتی جس میں کچھ نہ کچھ یہود، نصاریٰ مشرف اسلام نہ ہوتے۔ جرائم پیشہ افراد اپنے گناہوں سے تائب ہوتے۔ فاسد العقیدہ اور مرتد تجدید ایمان کرتے۔ یہ سب آپ کے مواعظ کا اثر تھا۔

شیخ جیلانی ارشاد فرماتے کہ حدود اللہ میں کوئی حد ٹوٹتی نظر آئے تو تم سمجھ لو کہ فتنے میں مبتلا ہو گئے ہو۔ فوراً شریعت کی طرف راجع ہو جاؤ۔

حضرت شیخ رح نے کبھی ترکِ دنیا یا رہبانیت کی تعلیم نہیں دی۔ اور دنیا سے بقدرِ ضرورت انتفاع سے کبھی منع نہ فرمایا۔ آپ کے مواعظ درحقیقت احادیثِ نبوی ص کی شرح ہوتے تھے۔ حضرت شیخ رح نے قرآنِ مجید اور سُنّتِ نبی کریم علیہ الصلوٰت والتسلیم کی اشاعت کرکے سچّی روحانیت کو زندہ کیا اور احیائے اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپکی دِل آویز شخصیت، خداداد روحانی کمالات، فطری سعادت اور آپ کا ملکۂ اجتہاد علماء اور عوام سب کے لئے مفید اور رہبر ثابت ہوُا۔ آپ کی تصانیف میں سے الفتح الربّانی، فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین زیادہ مشہور ھیں اور بجا طور پر علوم و معارف کی عظیم کتب گردانی جاتی ھیں۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے وقت کے مجدّد تھے۔ بلکہ آپ بیک وقت عارف، مجدّد، محدّث اور فقیہ تھے۔ آپ کا ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے وقت کی تمام اسلام دشمن تحریکوں کا بھرپُور مقابلہ کیا —— اور اسلام کے خلاف معتزلہ، مرجیہ، مشبہّہ، جہمیہ، ضراریہ، نجّاریہ، کلابیہ، خارجی اور شیعہ فرقوں کی سازشوں کو بے نقاب کیا۔ ان کی گمراہی اور بددینی سے اُمتِ مسلمہ کو خبردار کیا۔ مبتدعین و مشرکین اور روافض و سبائیہ کے خلاف شیخ علیہ الرحمۃ کا جہاد تاریخِ اسلام میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور حضرت شیخ رح کا علمی و رُوحانی فیض رہتی دنیا تک دینِ حق کے پیروؤں کو باطل سے ٹکرا جانے کی استطاعت بخشتا رہے گا۔

ایک خلقت کو اپنے ظاہری اور باطنی کمالات سے مستفید فرما کر اور عالمِ اسلام میں رجوع الی اللہ کا شوق و ذوق پیدا کرکے حضرت شیخ رح نے گیارہ ربیع الثانی سنہ ٥٦١ھ (مطابق ١١٦٥ء) کو ٩١ برس کی عمر میں وفات پائی اور بغداد ہی میں دفن ہوئے۔ آخری دم تک اللہ کا اسمِ پاک زبانِ مبارک پر جاری رہا۔